© rasailojaraid.com

سید محمد کفیل بخاری

انکشاف

قادیانی ڈائریکٹرز پر مشتمل کیپیٹل بینک اسکینڈل

بینک کے ڈائریکٹرز پاکستانی شہریت نہیں رکھتے
سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے چھے قادیانی ڈائریکٹر ملک سے فرار کرادیئے
پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی بین الاقوامی یہودیانہ سازش

علامہ اقبال مرحوم نے سچ کہا تھا "قادیانی اسلام اور وطن کے غدار ہیں" ۔ قادیانیوں کی پوری تاریخ اس ناقابلِ معافی جرم پر شاہدِ عدل ہے ۔ حال ہی میں قادیانیوں کی ایک نئی بین الاقوامی یہودیانہ سازش کا انکشاف ہوا ہے " کیپیٹل بینک " کے نام سے اور سرمایہ کاری اور مسلمانوں ہی کے سرمائے سے اسلام اور پاکستان کے خلاف کام کرنے کے لیے وسائل جمع کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے ۔ قادیانی اس فنڈ سے اپنے مقاصد پورے کرنا چاہتے ہیں ۔ اس بینک کے تمام ڈائریکٹر قادیانی ہیں ۔ اور پاکستانی شہریت بھی نہیں رکھتے ۔ جبکہ ایک ڈائریکٹر مسٹر یعقوب علی کا دعویٰ ہے کہ وہ پاکستانی شہریت رکھتا ہے ۔ سازش کے بروقت معلوم ہونے پر کھاتہ دار اور ڈائریکٹرز کا معاملہ عدالت میں پہنچ گیا ہے ۔ بینک کے چھے ڈائریکٹرز سابق وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر کی مدد سے ملک سے فرار ہوگئے ہیں ۔ مسٹر بابر شروع سے قادیانیت نواز ہے ۔ اس کے رشتہ دار قادیانی ہیں اور وہ ان کے جنازوں میں بھی شریک ہوتا ہے ۔

بینک کے ساتویں ڈائریکٹر مسٹر یعقوب علی نے کہا ہے کہ ہم نئے ڈائریکٹرز مقرر کر دیتے ہیں لہٰذا ہمیں بنکاری کی اجازت دی جائے اگر حکومت اس بینک کو سرمایہ کاری کی اجازت دیتی ہے تو یہ اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی یہودیانہ سازش کو تقویت دینے کے مترادف ہوگا ۔

اخباری اطلاعات کے مطابق لاہور ہائی کورٹ کے کمپنی جج مسٹر جسٹس محمد قیوم ۱۸ جنوری کو " سی بی ایل " کے تصفیہ حساب کیس کی سماعت شروع کریں گے ۔ جس میں ڈھائی ہزار چھوٹے کھاتہ داروں کو تین کروڑ روپے کی رقم کی واپسی کے معاملہ کا جائزہ لیا جائے گا ۔ ابتدائی طور پر مبوزہ بینک کے سات ڈائریکٹرز میں سے ایک ڈائریکٹر مسٹر یعقوب علی نے یہ کیس کمپنی جج کی عدالت میں پیش کیا تھا ۔ اور دیگر چھے ڈائریکٹرز کے برخلاف اس نے پاکستانی شہری ہونے کا دعویٰ بھی کیا ۔ جب ایف ۔ آئی ۔ اے نے بینک کے ڈائریکٹرز کے خلاف حقائق کو چھپانے کے جرم میں تحقیقات کا آغاز کیا تو مسٹر یعقوب علی ملک سے فرار نہ ہوئے ۔ اخباری اطلاعات کے مطابق بینک کے ڈائریکٹرز مبینہ طور پر قادیانی ہیں ۔ اور پاکستان میں مرزائیت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی تبلیغ واشاعت سے متعلق مذموم سرگرمیوں کو فنڈز مہیا کرنے کا منصوبہ رکھتے تھے۔ بینک کے دیگر چھے ڈائریکٹرز کو سابق حکومت کی طرف سے ایگزٹ لسٹ پر رکھا گیا تھا لیکن وہ سابق وزیر داخلہ جنرل نصیر اللہ بابر جو اپنی قادیانیت نوازی مشہور ومعروف ہے، کی مداخلت پر پشاور سے شاہین ائیر لائن کے ذریعے گلف فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ کارپوریٹ لاء اتھارٹی کی طرف سے پہلے ہی بینک کے لائسنس کو ضبط کرنے کے بعد کمپنی جج سے تصفیہ حساب کی استدعا کی گئی ہے تاکہ بینک کے اثاثوں میں سے کھاتہ داروں اسرمایہ کاروں کو رقوم کی واپسی کا انتظام ہوسکے۔

اس دوران مسٹر یعقوب علی نے ایف آئی اے کے تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی ہے جس کے ذریعے پاکستانی شہریت نہ رکھنے والے چھے ڈائریکٹرز کی جگہ نئے افراد اس ذمہ داری پر تعینات کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ جبکہ لاہور اور کراچی کی متعلقہ ہائی کورٹ میں کھاتہ داروں کی طرف سے بھی رقوم کی واپسی کے لئے درخواستیں دائر کی گئی ہیں۔

(بقیہ اداریہ)

بننے پر کوئی پابندی نہیں"۔ راقم نے کہا کہ قادیانی خاتم النبیین کے معنیٰ بدل کر ہی اجراء نبوت کا دروازہ کھولتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ کنور ادریس غیر مسلم کی حیثیت سے حلف اٹھاتے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ تھا مگر وہ تو آئین کی خلاف ورزی کے بھی مرتکب ہوئے ہیں غیر مسلم ہو کر مسلمانوں والا حلف اٹھایا۔

ادھر نگران وزیر اعلیٰ سندھ ممتاز بھٹو نے یہ منطق پیش کی ہے کہ "بانی پاکستان نے سر ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا تھا۔ میں نے کنور ادریس کو وزیر بنا کر کوئی نیا کام نہیں کیا۔ مولویوں کا مطالبہ غلط ہے"۔

ممتاز بھٹو کو علم ہونا چاہیے کہ بانئ پاکستان نعوذ باللہ کوئی پیغمبر نہیں تھے کہ ان سے غلطی نہیں ہوسکتی۔ علاوہ ازیں تقسیم ہند سے قبل جب سر ظفر اللہ کو مسلم لیگ نے ایڈوائزری کونسل کا رکن نامزد کرکے مسلمانوں کا نمائندہ بنایا تب بھی مجلس احرار اسلام ہند اور دیگر مسلمان جماعتوں نے نہ صرف اس پر اعتراض کیا تھا بلکہ احتجاج بھی کیا تھا۔ کہ ظفر اللہ مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہے۔

پھر قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کا ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے برطرف کیا جائے۔ اسے مسلمانوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں۔ لہذا جو بات اس وقت غلط تھی آج بھی غلط ہے۔

۱۵ دسمبر کے اخبارات کے مطابق چیف جسٹس خلیل الرحمن کو لاہور ہائی کورٹ سے تبدیل کرکے سپریم کورٹ میں جج مقرر کرنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ انہوں نے ایک قادیانی کو جج بنانے کی سفارش نہیں کی........ نگران حکومت کی طرف سے ایسے اقدامات یقیناً اس کی غیر جانبداری کی نفی کرتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فی الفور برطرف کرکے پاکستانی عوام کی ترجمانی کرے اور اپنی مشکوک حیثیت کو یقینی بنائے۔

© rasailojaraid.com